02881/1/3

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

کیا فرماتے ہیں علماء کرام و مشائخ عظام

① جسم پر مشین یا کسی آلے کے ذریعے نام یا کسی چیز کی تصویر بنانا کیسا ہے؟

② اگر کوئی شخص جان کر یا انجانے میں ایسا کرلے تو اس کا کیا حکم ہے؟ اور

③ اگر کوئی اس پیشے کے ساتھ منسلک ہو تو اس کی کمائی کے بارے میں بھی جواب عنایت

فرمائیں (جوابات مسلک میں)

دار الافتاء
فتویٰ نمبر ۱۸۴۲/۲

ساجد

03102248966

مکان نمبر A/101 ۳۶/G لانڈھی کراچی

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامدا ومصليا

(۱)... مشین یا کسی آلہ کے ذریعہ جسم پر نام لکھنا یا تصویر بنوانا اگر اس طرح ہو کہ اس میں جسم کا گودنا اور اس پر نام یا تصویر کندہ کرنا پایا جاتا ہو تو یہ شرعاً ناجائز اور حرام ہے، جس پر اَحادیثِ مبارکہ میں لعنت وارد ہوئی ہے۔ (مأخذہٗ تبویب: ۴۶/ ۵۱۵)۔ اور اگر اس کی کوئی اور صورت ہو تو اسکی وضاحت کر کے دوبارہ سوال کر لیں۔

رد المحتار (٦/ ٣٧٣)

(قوله «لعن الله الواصلة» إلخ) الواصلة: التي تصل الشعر بشعر الغير والتي يوصل شعرها بشعر آخر زورا والمستوصلة: التي يوصل لها ذلك بطلبها والواشمة: التي تشم في الوجه والذراع، وهو أن تغرز الجلد بإبرة ثم يحشى بكحل أو نيل فيزرق والمستوشمة: التي يفعل بها ذلك بطلبها والواشرة: التي تفلج أسنانها أي تحددها وترقق أطرافها تفعله العجوز تتشبه بالشواب والمستوشرة: التي يفعل بها بأمرها اهـ اختيار، ومثله في نهاية ابن الأثير وزاد أنه روي عن عائشة رضي الله تعالى عنها أنها قالت: ليس الواصلة بالتي تعنون. ولا بأس أن تعرى المرأة عن الشعر، فتصل قرنا من قرونها بصوف أسود وإنما الواصلة التي تكون بغيا في شبيهتها فإذا أسنت وصلتها بالقيادة والواشرة كأنه من وشرت الخشبة بالميشار غير مهموز.

(۲)... جان بوجھ کر جسم پر نام یا تصویر کندہ کروانے والا شخص سخت گناہگار ہوگا، اور اس پر لازم ہوگا کہ وہ اس پر فعل کا حتی الامکان ازالہ کرنے کی کوشش کرے، اور اس پر اللہ تعالیٰ کے حضور سچے دِل سے توبہ واستغفار کرے، اور آئندہ کیلئے اس سے مکمل اجتناب کرے۔ البتہ لاعلمی کی صورت میں اگر اسے حتمی طور پر گناہگار قرار دینے میں احتیاط بھی کی جائے تو بھی خود یہ شخص احتیاطاً توبہ استغفار کرے، اور آئندہ کیلئے اس فعل سے مکمل اجتناب کرے۔

اور ازالہ کی صورت یہ ہے کہ اگر کندہ کئے ہوئے نام یا تصویر کو شدید مشقت اور تکلیف کے بغیر چھڑانا ممکن ہو تو اس کا چھڑانا اور مٹانا شخصِ مذکور پر لازم ہے، لیکن اگر چھڑانے میں شدید مشقت اور تکلیف کا سامنا کرنا پڑے، مثلاً چھڑانے کیلئے گوشت کاٹنے کی ضرورت ہو، یا کسی عضو کے فوت ہونے کا اندیشہ ہو، یا اس کیلئے باقاعدہ آپریشن کرانا پڑے وغیرہ، تو ایسی صورت میں اس کا مٹانا واجب نہیں، تاہم اس فعل پر سچی توبہ اور استغفار کرنا لازم ہے۔ (مأخذہٗ تبویب: ۲۸/ ۱۳۶۶؛ بتصرفات یسیرۃ)۔

شرح النووي على مسلم (١٤/ ١٠٦)

قوله (لعن الله الواشمات والمستوشمات والنامصات والمتنمصات والمتفلجات للحسن المغيرات خلق الله) أما الواشمة بالشين المعجمة ففاعلة الوشم وهي أن تغرز إبرة أو مسلة أو نحوهما في ظهر الكف أو المعصم أو الشفة أو غير ذلك من بدن المرأة حتى يسيل الدم ثم تحشو ذلك الموضع بالكحل أو النورة فيخضر وقد يفعل ذلك بدارات ونقوش وقد تكثره وقد تقلله وفاعلة هذا واشمة وقد وشمت تشم وشما والمفعول بها موشومة فإن طلبت فعل

Scanned by CamScanner

ذلك بها فهي مستوشمة وهو حرام على الفاعلة والمفعول بها باختيارها والطالبة له وقد يفعل بالبنت وهي طفلة فتأثم الفاعلة ولاتأثم البنت لعدم تكليفها حينئذ قال أصحابنا هذا الموضع الذي وشم يصير نجسا فإن أمكن إزالته بالعلاج وجبت إزالته وإن لم يمكن الابالجرح فإن خاف منه التلف أو فوات عضو أومنفعة عضو أو شيئا فاحشا في عضو ظاهر لم تجب إزالته فإذا بان لم يبق عليه إثم وإن لم يخف شيئا من ذلك ونحوه لزمه إزالته ويعصي بتأخيره وسواء في هذا كله الرجل والمرأة والله أعلم.

تحفة الأحوذي (٥/ ٣٦٩)

ويصير الموضع الموشوم نجسا لأن الدم النجس فيه فيجب إزالته إن أمكن ولو بالجرح إلا إن خاف منه تلفا أو شيئا أو فوات منفعة عضو فيجوز إبقاءه وتكفى التوبة فى سقوط الإثم.

(٣)... مذکورہ بالا تفصیل کے مطابق چونکہ یہ فعل ناجائز اور حرام ہے، لہٰذا اسے بطورِ پیشہ اختیار کرنا اور اس پیشہ کی آمدنی بھی ناجائز ہیں۔

تحفة الأحوذي (٥/ ٣٦٩)

قال نافع الوشم فى اللثة فذكر الوجه ليس قيدا وقد يكون فى اليد وغيرها من الجسد وقد يفعل ذلك نقشا ويجعل دوائر وقد يكتب اسم المحبوب، وتعاطيه حرام بدلالة اللعن كما فى حديث الباب.....والله سبحانه وتعالى أعلم بالصواب

طاہر محمود

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

١٣/صفر ١٤٣٨ھ

١٤/نومبر ٢٠١٦ء

الجواب صحیح

بنت [illegible]

١٤/٢/١٤٣٨ھ

مفتی

دار الافتاء

فتویٰ نمبر ٢/١٨٤٢

Scanned by CamScanner